مومن کی علامات

تحریر
مولانا ارشاد الحق اثری

ارشادِ ربانی ہے: ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ﴾ [المومنون: ۵-۷]

مومن شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے: فلاح وفوز پانے والوں کی یہ علامت ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سورۃ النور میں مومن مردوں اور عورتوں سے فرمایا: ﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾ [النور: ۳۰-۳۱]

''اے نبی ﷺ! مومن مردوں سے کہیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں، اللہ اس سے باخبر ہے اور مومن عورتوں سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔''

بلاشبہ جس طرح بھوک پیاس انسانی فطری تقاضا ہے اسی طرح جنسی لذت بھی ایک فطری تقاضا ہے، جس طرح بھوک ختم کرنے اور پیاس بجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد نہیں چھوڑا، حلال وحرام سے خبردار کیا، اسی طرح جنسی معاملے میں بھی آزاد نہیں چھوڑا، اس کیلئے بس دو ہی ذریعے ہیں ایک بیوی اور دوسری کنیز، باقی سب حد سے تجاوز اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

نظر کی حفاظت اللہ کا سچا نبی مناظر نہیں حکیم ہوتا ہے، وہ بڑی دانائی اور حکمت عملی سے برائی کا خاتمہ چاہتا ہے اور اس کے اسباب وذرائع کو بھی ختم کرنے کی تاکید کرتا ہے کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ اسی سے سد ذرائع کا اصول شریعت کا ایک معروف اصول ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ''فواحش'' سے ہی نہیں بلکہ ان کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ﴾ [الانعام: ۱۵۱] ''کہ فواحش وبے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ یہ کھلی ہو یا چھپی ہوئی۔''

حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام سے فرمایا: ﴿وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾ [البقرة: ۳۵] ''کہ اس درخت کے قریب بھی نہ جانا۔''

اسی طرح شرک وبدعت اور معصیتوں سے ہی نہیں بلکہ ان کے اسباب وذرائع سے بھی روک دیا۔ شرک سے منع فرمایا تو اوائل میں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا۔ اکثر و بیشتر عورتیں اس سلسلے میں کمزور اور بے صبر ثابت ہوئی ہیں، اس لیے قبروں پر ان کی باکثرت حاضری سے بہر آئینہ روک دیا گیا۔ طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے اور سُترہ کے بالکل محاذ میں کھڑا ہونے سے بھی منع فرمایا، کہ اس سے مشرکین سے مشابہت ہوتی ہے۔ اسی طرح قبروں کو پختہ کرنا، ان کے قریب مساجد بنانا، ان پر کتبہ لگانا، ان کو منور کرنا، انہیں سجدہ گاہ بنانے سے منع کرنا سب شرک کا سد باب ہے۔ مشرکین کے معبودوں کو گالی دینے سے روک دیا گیا کہ یہ عداوت میں اللہ تعالیٰ کو گالی دینے کا ذریعہ نہ بن جائے۔ اسی طرح کسی کے والدین کو گالی دینے سے روکا کہ یہ الٹا اپنے والدین کے بارے میں گالی سننے کا سبب بن جاتا ہے۔

شراب خانہ خراب سے ہی نہیں بلکہ اوائل میں ان برتنوں کے عام استعمال سے روک دیا جن میں شراب تیار ہوتی تھی اور مزید یہ کہ اس کا کثیر استعمال ہی نہیں قلیل استعمال بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح کثیر حرام ہے۔ بدعت کو چھوڑنے کے متعلق علمائے کرام نے فرمایا: (ما تردد بين السنة والبدعة يترك) ''کہ جو معاملہ سنت وبدعت کے مابین متردد ہے اسے بھی چھوڑ دیا جائے۔''

یہاں بھی شرمگاہوں کی حفاظت سے پہلے ﴿يغضوا من ابصارهم﴾ فرمایا کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو، کیونکہ نظر بازی ہی زنا کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اسی طرح اجنبی عورت سے تنہائی میں بیٹھنے، عورت کا اکیلے سفر کرنے، خوشبو لگا کر اور زیب وزینت اختیار کر کے گھر سے نکلنے، مٹک مٹک کر چلنے، لیپا پوتی سے بات کرنے سے بھی منع فرمایا کہ عورت کی عزت وعصمت محفوظ رہے۔ غیر محرم کو دیکھنا تو کجا امام العلاؒ بن زیاد بصری جن کا شمار بڑے عابد وزاہد تابعین میں ہوتا ہے، فرمایا کرتے تھے: (لا تتبع بصرك رداء المرأة فان النظر يجعل شهوة في القلب) [الزهد لعبد الله بن احمد: ص ۲۵۵] ''اپنی نگاہ عورت کی چادر پر مت ڈالو، کیونکہ یہ دیکھنا بھی دل میں شہوت پیدا کرتا ہے۔'' اسی طرح امام زہریؒ نے فرمایا کہ کم سن بچوں کو دیکھنے کی خواہش و تڑپ ہو تو انہیں دیکھنے سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ اسی طرح غیر محرم عورت فوت ہو جائے اس کو دیکھنا بھی اسی طرح ناجائز ہے جیسے زندہ کو دیکھنا ناجائز ہے۔ بلکہ عورت کو دفن کرتے ہوئے قبر پر پردہ کرنے کا حکم ہے۔ غور فرمائیے کہ حجاب میں عورت کا کتنا

لحاظ و پاس ہے۔

حفاظت شرمگاہ کی اہمیت: عبادالرحمٰن کی علامات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ﴾ [الفرقان: ٦٨]

''وہ نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: ٣٥]

''شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور بکثرت یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

بدکاری سے بچنا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا ایسا اہم مسئلہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اقرار توحید کے ساتھ ساتھ جن امور کا عہد لیتے، ان میں ایک یہی شرمگاہوں کی حفاظت ہے۔

گویا شرمگاہ کی حفاظت کا حکم اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان رکھنے والا جیل جانا قبول کر لیتا ہے لیکن بدکاری کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ سیدنا یوسف کن امتحانات سے گزرے، سورۂ یوسف میں اسکی تفصیل موجود ہے۔ ایک شاہی خاندان کی عورت پر کیا موقوف، وہاں تو شہر کی سب بیگمات انہیں اپنے دامن تزویر میں پھنسانا چاہتی تھیں۔ عزیز مصر کی بیوی نے تو بالآخر بھری مجلس میں کہہ ہی دیا کہ میری بات نہ مانی تو ذلیل ورسوا کر کے قید کروادوں گی، مگر حضرت یوسفؑ اپنے رب العزت سے عرض گزار ہیں: ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾ [یوسف: ٣٣]

''اے میرے رب! جس چیز کی طرف مجھے بلا رہی ہیں، اس سے تو مجھے قید ہی زیادہ پسند ہے، اگر آپ نے ان کے مکر و فریب کو دور نہ رکھا تو میں انکی طرف جھک جاؤں گا اور جاہلوں میں ہو جاؤں گا۔''

بدکاری سے بچنے کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے بھی ایک واقعہ ذکر فرمایا جسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یوں بیان فرمایا کہ میں نے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنحضرت سے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک کفل نامی شخص تھا جو گناہوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ ایک روز اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار کے عوض بدکاری کی دعوت دی، چنانچہ اس عمل کیلئے جب وہ عورت پر بیٹھا تو وہ عورت کانپ گئی اور رونے لگی، کفل نے رونے

کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ برا کام کبھی نہیں کیا، آج غربت وافلاس نے مجبور کیا ہے تو تمہارے پاس چلی آئی ہوں۔ کفل نے کہا اگر تو اللہ سے ڈرتی ہے تو میں زیادہ حقدار ہوں کہ اللہ سے ڈروں، کیونکہ میں پہلے سے ایک عاصی انسان ہوں، اٹھو چلی جاؤ اور یہ ساٹھ دینار بھی لیتی جاؤ، اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اتفاق کی بات کہ اس رات پیغام اجل آیا اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا، صبح لوگوں نے دیکھا کہ اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: (ان اللہ قد غفر للکفل) ''کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا''۔ [جامع ترمذی ۳۱۶/۴] عزت کی پاسداری اور آئندہ کیلئے گناہوں سے بچنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے۔

عمل مکافات سے بچو علامہ ابن حجرؒ نے زنا کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ (انہ یؤخذ بمثلہ من ذریۃ الزانی) کہ عمل مکافات کے مطابق زانی کی اولاد سے وہی سلوک ہوتا ہے جو وہ کسی دوسرے سے کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ایک بادشاہ سے کہی گئی تو اس نے تجربۃً اپنی بیٹی جو نہایت خوبصورت تھی کے ہمراہ ایک خادمہ کو بھیجا کہ وہ اس کے ساتھ بازار میں سیر سپاٹے کیلئے جائے، اگر کوئی میری بیٹی سے تعرض کرے تو وہ اسے منع نہ کرے، چنانچہ وہ بادشاہ کی بیٹی کو بازار گھمانے کیلئے لے گئی، لوگوں نے بادشاہ کی بیٹی کو دیکھا تو احتراماً انہوں نے اپنی نگاہوں کو نیچا کر لیا، آنکہ وہ گھوم پھر کر جب واپس اپنے محل میں آنے لگی تو ایک شخص آیا اور بادشاہ کی بیٹی کا بوسہ لیکر بھاگ گیا، چنانچہ جب یہ ماجرا بادشاہ کو سنایا گیا تو وہ سجدہ شکر بجالایا اور کہا: (الحمد للہ ما وقع منی فی عمری قط الاقبلۃ لا مرأۃ وقد قصصت بھا)

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، عمر بھر میں نے سوائے ایک عورت کا بوسہ لینے کے کوئی حرکت نہیں کی اور اس نوجوان نے جو میری بیٹی کا بوسہ لیا، میرے اسی بوسے کے بدلہ میں ہے۔'' [الزواجر: ۲۲۶/۲]

لہٰذا اس بری حرکت سے اس لیے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ مبادا میری اولاد نہ دھرلی جائے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

اغلام بازی اغلام بازی وہ جرم ہے جس کا ارتکاب سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کی بدنصیب قوم نے کیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العلمین﴾ [الاعراف: ۸۰] ''اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا تم بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا کی مخلوق میں سے کسی نے بھی نہیں کیا۔''

اس حقیقت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۲۸ میں بھی فرمایا کہ دنیا میں قوم لوط نے سب سے پہلے اس بے حیائی کا ارتکاب کیا، قرآن مجید میں "الفاحشة" کا لفظ زنا کے معنوں میں کئی آیات میں آیا ہے، اغلام بازی میں اس لفظ کا استعمال اس بات کا مشعر ہے کہ یہ عمل زنا کی ایک دوسری شکل ہے۔ اسی طرح حضرت لوطؑ نے اپنی قوم سے فرمایا: ﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ﴾ [الشعراء: ۱۶۵-۱۶۶].

''کیا تم دنیا کی مخلوق میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو، بلکہ تم لوگ حد سے ہی گزر گئے ہو۔''

غور کیجئے کہ ''عادون'' کا لفظ اس اسلوب میں استعمال ہوا ہے جس میں سورۃ المؤمنون میں ﴿فاولئک هم العادون﴾ استعمال ہوا ہے، گویا اغلام بازی کرنے والا حد سے تجاوز کرتا ہے۔ حضرت لوطؑ کی یہ قوم اس شناخت میں اس حد تک چل نکلی تھی کہ وہ کھلم کھلا ایک دوسرے کے سامنے اس کے ارتکاب میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی تھی، چنانچہ سورۃ النحل میں فرمایا کہ: ﴿اتاتون الفاحشة وانتم تبصرون﴾ (النحل: ۵۴) ''تمہارا حال یہ ہے کہ تم آنکھوں دیکھتے بدکاری کرتے ہو''۔ مغربی تہذیب میں آج بھی ہم جنس پرستوں نے باقاعدہ اپنے کلب قائم کر رکھے ہیں اور انہیں قانونی تحفظ بھی حاصل ہے۔

حضرت لوطؑ علیہ السلام کی اس بدنصیب قوم پر عذاب آیا تو ان کی پوری بستی کو اٹھا کر آسمان کے قریب سے الٹا کر کے نیچے پٹخ دیا اور ان پر تہ بہ تہ کھنگر قسم کے پتھر برسائے۔ غالباً اسی شدید عذاب کی وجہ سے یہ علاقہ سطح سمندر سے چار سو میٹر نیچے دب گیا ہے، جہاں اب بحیرہ مردار ہے جسے بحیرہ لوط بھی کہتے ہیں۔ ان کی بستی کو الٹا کرنے میں ان کی شرمناک حرکت سے ظاہری مناسبت بالکل واضح ہے۔

استمناء بالید اسی طرح اس آیت سے استمناء بالید یعنی اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنا بھی حرام ثابت ہوتا ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے بلکہ بعض نے تو کہا ہے کہ اگر اس کے جواز پر کوئی دلیل ہو پھر بھی ہر شریف النفس اس گھٹیا پن سے اعراض کرے گا۔ علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ امام احمدؒ اپنے تمام تر ورع وتقویٰ کے باوصف اس کے جواز کے قائل تھے، ان کا خیال ہے کہ جیسے سنگی یا فسد کے ذریعہ فضلہ بدن کا اخراج عند الضرورت جائز ہے۔ (قرطبی: ۱۲/۱۰۵) مگر یہ قیاس قرآن کی ظاہر نص کے خلاف ہے، دوسرا یہ کہ طبی لحاظ سے بھی شدید نقصان دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ افعال بد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!